بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم پنج شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۱ شہادت ۱۳۴۵ ہش ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ ۲۱ اپریل ۱۹۶۶ء	نمبر ۹۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اصل میں ربّ العزت کے حضور دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا

چاہیئے کہ نماز میں لذت و ذوق حاصل کرنے کیلئے خدا ہی سے دعا کی جائے

"نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالےٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئیگی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائیگی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو۔ اسی طرح اس بے ذوقی کی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے ... اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ اے اللہ تُو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آ جاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلۂ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تُو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۳۲۱ و ۳۲۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ داڑھ کی تکلیف سے ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔ داڑھ نکالنے کے بعد اس جگہ مسوڑھے میں اکڑاؤ اور تکلیف ہے۔ نیز کل سے سر میں درد ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

وقفِ عارضی کیلئے جلد آگے بڑھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے کہ احباب اپنے اوقات میں سے دو ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک وقف کریں۔ تا انہیں مختلف مقامات پر تربیت اور اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں متعین کیا جائے۔ ایسے احباب کو اس کارِ خیر کا بہت ثواب ہوگا۔ وہ اپنے خرچ پر نظام سلسلہ کی ہدایت کے ماتحت یہ وقت گزاریں گے۔

اس سکیم پر یکم مئی ۱۹۶۶ء سے کام شروع ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ احباب کو چاہیئے کہ اس نیک تحریک میں جلد جلد آگے بڑھیں اور زیادہ سے زیادہ وقت وقف کریں ایسی تمام اطلاعات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں براہ راست ارسال کی جائیں۔ دورانِ سال جب بھی آپ وقت دے سکتے ہوں۔ اس کی اطلاع فوراً بھجوا دیں تا جلد پروگرام مرتب ہو سکے۔

ابوالعطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے متعلق ضروری اطلاع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں فضل عمر فاؤنڈیشن کا علیحدہ ادارہ قائم ہو چکا ہے۔ اس لئے آئندہ فاؤنڈیشن کے سلسلہ میں جملہ خط و کتابت سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کے نام پر ہونی چاہیئے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

جماعت نہم کے طلباء کیلئے ضروری اعلان

سیکنڈری بورڈ کا امتحان دینے والے جماعت دہم کے طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۳ سے ۲۸ اپریل تک پڑھائی کی خاطر ان کی سکول میں حاضری اشد ضروری ہے۔

محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

مسعود احمد پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۶۶ء

مغربی مسیحیت کا ایک کمزور پہلو

حال ہی میں پاکستان کے مشہور عیسائی لیڈر مسٹر جوشوا فضل الدین کا ایک مختصر نوٹ "ایسٹر اور پاکستانی کلیسا" کے زیرِ عنوان روزنامہ "نوائے وقت" میں شائع ہوا ہے۔ اس نوٹ میں انہوں نے ایک بہت پتہ کی بات لکھی ہے جو فکر انگیز بھی ہے اور حقیقت افروز بھی۔ ہم وہ بات خود انہی کے الفاظ میں یہاں درج کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:-

"مغربی مسیحیت کا ایک کمزور پہلو یہ ہے کہ یہ ایشیا اور افریقہ میں اُس وقت داخل ہوئی جب یہاں نوآبادیاتی نظام کا دور دورہ تھا۔ اگرچہ اب نوآبادیاتی نظام ختم ہو چکا ہے یا بڑی تیزی سے ختم ہو رہا ہے بایں ہمہ غیر ملکی مشن اپنے انتظامی ڈھانچوں میں نوآبادیاتی نظام کے حامل ہیں۔"

قطع نظر اس سے کہ غیر ملکی عیسائی مشنوں کے انتظامی ڈھانچے کیا ہیں اور وہ کس حد تک نوآبادیاتی نظام کے حامل ہیں، ہمارے نزدیک جو بات قابلِ توجہ ہے وہ یہ ہے کہ مسٹر جوشوا فضل الدین نے اس امر کو مغربی مسیحیت کا ایک کمزور پہلو قرار دیا ہے۔ کہ یہ انیسویں صدی کے دوران ایشیا اور افریقہ میں اُس وقت داخل ہوئی جب یہاں نوآبادیاتی نظام کا دور دورہ تھا۔ حقیقت یہی ہے کہ انیسویں صدی کے دوران ان ہر دو براعظموں میں عیسائیت نوآبادیاتی نظام کے سہارے ہی داخل ہوئی تھی۔ ابتداءً جو عیسائی مشنریز ان علاقوں میں عیسائیت کے پرچار کے لئے آئے وہ اپنی جگہ مخلص ہونے کے باوجود اس گمان میں تھے کہ مغرب کی عیسائی طاقتوں کا یہ سیاسی غلبہ جو عالمگیر نوآبادیاتی نظام کی شکل میں ظاہر ہوا ہے اب کبھی ختم نہ ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے اس نوآبادیاتی نظام کی آڑ ہی میں ان علاقوں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کا منصوبہ بنایا اور حکمتِ عملی یہ اختیار کی کہ مغرب کی عیسائی طاقتوں کے نوآبادیاتی نظام کو عیسائیت کی صداقت کے ایک ثبوت کے طور پر پیش کر کے یہاں کے لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ خدا نے عیسائی طاقتوں کو یہ عروج دیا ہی اس لئے ہے کہ عیسائیت ایک عالمگیر مذہب کی حیثیت سے نہ صرف ان براعظموں میں بلکہ پوری دنیا میں غالب آئے۔ مثال کے طور پر امریکہ کے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر جان ہنری بیروز نے جو ۱۸۹۶ء میں ہندوستان آئے تھے۔ یہاں اپنے ایک لیکچر میں اس نوآبادیاتی نظام کو عیسائیت کی صداقت کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہا:-

"دنیائے عیسائیت کا عروج آج اس درجہ ایک زندہ حقیقت کی صورت اختیار کر چکا ہے کہ اتنا عروج اسے اس سے پہلے کبھی حاصل نہ ہوا تھا۔ ذرا ہماری ملکۂ عالیہ (ملکہ وکٹوریہ) کو دیکھو جو ایک ایسی سلطنت کی سربراہ ہے جس پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا، دیکھو وہ ناصرہ کے مصلوب کی خانقاہ پر کمال درجہ تابعداری سے احتراماً جھکتی اور خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے یا پھر گاؤں کے گرجا میں جا کر نظر دوڑاؤ اور دیکھو کہ وہ عظیم سیاسی مدبر (وزیرِ اعظم برطانیہ) جس کے ہاتھوں میں ایک عالمگیر سلطنت اور اس کی قسمت کی باگ ڈور ہے۔ جب یسوع مسیح کے نام پر دعا کرتا ہے۔ تو کیسی عاجزی اور انکساری سے اپنا سر جھکاتا ہے۔ دیکھو جرمنی کے نوجوان قیصر کو جب کہ وہ خود اپنے لوگوں کے لئے بطور پادری فرائض سرانجام دیتا اور یسوع مسیح کے مذہب یعنی دینِ عیسائیت سے اپنی وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔ یا پھر مغربی جمہوریت (امریکہ) کے ایک صدر کے بعد دوسرے صدر کو دیکھو کہ ان میں سے ہر ایک عبادت کے نسبتاً سادہ لیکن عمیق اسلوب میں ہمارے خداوند کے ساتھ اپنی وفاداری اور تابعداری کا اظہار کرتا چلا جاتا ہے۔ امریکی، برطانوی، جرمن اور روسی سلطنتوں کے حکمران اقرار کرتے ہیں کہ وہ یسوع مسیح کے وائسرائے ہیں اور اسی حیثیت سے اپنی اپنی سلطنتوں میں حکمران ہیں۔ کیا ان سب کے زیرِ نگیں علاقے مل کر ایک ایسی وسیع و عریض سلطنت کی حیثیت نہیں رکھتے کہ جس کے آگے ازمنۂ قدیم کی بڑی سے بڑی سلطنت بھی سراسر بے حیثیت نظر آنے لگتی ہے۔"

(بیروز لیکچرز ص ۱۹-۲۰)

اس زمانہ میں ڈاکٹر جان ہنری بیروز اور دوسرے عیسائی مشنریوں کا استدلال ہی یہ ہوتا تھا کہ دنیا بھر میں وسیع و عریض عیسائی سلطنتوں کا قائم ہو جانا عیسائیت کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اُس وقت یہ پادری اور عیسائی مشنریز یہی سمجھتے تھے کہ یہ عیسائی سلطنتیں کبھی نہیں مٹیں گی۔ اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے لئے جو ان عیسائی سلطنتوں میں آباد ہیں اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا کہ وہ زود یا بدیر عیسائیت کو قبول کر لیں، وہ اس نوآبادیاتی نظام کو اپنا سب سے بڑا سہارا اور عیسائیت کی صداقت کی ایک زبردست دلیل سمجھتے تھے۔ اُن کے نزدیک مغربی مسیحیت کا سب سے زیادہ مضبوط پہلو تھا ہی یہی تھا کہ اسے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی زبردست عیسائی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اسی لئے وہ اس خیال میں مگن تھے کہ ایک صدی کے اندر اندر عیسائیت ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ چنانچہ ڈاکٹر جان ہنری بیروز نے آگے چل کر اپنے اس لیکچر میں یہ اعلان بھی کیا:-

"وہ تمام ترقی جو انیسویں صدی میں عیسائیت کو نصیب ہوئی ہے۔ وہ بہت سے مسیحیوں کے نزدیک اُن فتوحات کی ایک خفیف سی جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہیں۔" (بیروز لیکچرز ص ۲۳)

لیکن ہوا کیا؟ بیسویں صدی میں دو عالمگیر جنگوں کے بعد جب ایشیا اور افریقہ کے محکوم ملکوں میں آزادی کی رَو چلی اور اس کے نتیجہ میں مغرب کی عیسائی طاقتوں کا نوآبادیاتی نظام ٹوٹنا شروع ہوا تو ان ہر دو براعظموں میں عیسائیت کو بھی اسی نسبت سے ضعف پہنچتا چلا گیا۔ بالآخر خود مغرب کے عیسائی پادریوں، مشنریوں اور دیگر اہلِ فکر حضرات کو احساس ہوا کہ شاخِ نازک پر بنایا جانے والا آشیانہ کبھی پائیدار نہیں ہو سکتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہی نوآبادیاتی نظام جسے ایک صدی قبل تک مغربی مسیحیت کا سب سے طاقتور پہلو سمجھا جاتا تھا۔ اسے اس کا سب سے کمزور پہلو قرار دیا جانے لگا جیسا کہ مسٹر جوشوا فضل الدین کے محولہ بالا نوٹ سے ظاہر ہے۔

بالخصوص افریقہ میں آج عیسائیت کے ناکام ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں نوآبادیاتی نظام بڑی تیزی سے ختم ہو رہا ہے۔ اور وہ افریقی باشندے جنہوں نے اس نوآبادیاتی نظام کے زیرِ اثر اسے قبول کیا تھا اب اس نظام کے ساتھ ساتھ عیسائیت کو بھی اسی کا ایک لازمی حصہ سمجھتے ہوئے ترک کرتے چلے جا رہے ہیں۔ برخلاف اس کے افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اس لئے کامیاب ہو رہی ہیں اور ان کے نتیجہ میں وہاں اسلام اس لئے زور شور سے پھیل رہا ہے کہ اس جدوجہد کی بنیاد دلائل و براہین اور آسمانی نشانوں پر ہے۔ کسی بھی قسم کے سامراجی مقاصد سے اس کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ صداقت بہرحال صداقت ہوتی ہے۔ وہ اپنی اشاعت کے لئے کسی حکومت یا نوآبادیاتی نظام کے سہارے کی محتاج نہیں ہوتی۔ وہ تو خود دلوں کو مسخر کرتی اور اپنا گرویدہ بناتی ہے۔ اسی لئے آج ایشیا و افریقہ میں عیسائیت کے جاں جو نوآبادیاتی نظام کے سہارے آبراجمان ہوئی تھی پاؤں اکھڑ رہے ہیں اور اس کے بالمقابل اسلام زور شور سے پھیل رہا ہے۔

یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے آنے والے عظیم روحانی انقلاب کا۔ اور وہ انقلاب یہ ہے کہ خدائی تقدیر کے بموجب اب اسلام دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔ اور آئے گا بھی خالص تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں۔ اس خدائی تقدیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا تھا:

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

احادیث الرسول (صلے اللہ علیہ وسلم)

وفات یافتہ اشخاص کو بُرا مت کہو

عن عائشہ رضی اللّٰہ عنہ قالت قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتسبوا الاموات فانھم قد افضوا الی ما قدّموا

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وفات یافتہ اشخاص کو بُرا مت کہو کیونکہ جو کچھ وہ کر چکے ہیں اس کو وہ پہنچ چکے ہیں۔

تشریح:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنے وفات یافتہ اشخاص کا ذکرِ خیر کیا کرو اس سے زندہ اشخاص میں نیک تحریک ہوتی ہے۔ وفات یافتہ شخص کو گالی دینا اور اس کا بُرے انداز میں ذکر کرنا کئی لحاظ سے معیوب ہے۔ یہ وفات یافتہ شخص کے خلاف نہ صرف غیبت ہے بلکہ اس کے زندہ رشتہ داروں کے جذبات کو مجروح کرنے کے برابر ہے جس سے تنازعات اور تعلقات خراب ہونے کا یقینی اندیشہ ہے ایک وفات یافتہ شخص کا معاملہ خدا تعالیٰ کے حضور ہو جاتا ہے اس لئے وفات یافتہ شخص کو گالی دینا بے سُود ہے اور نہایت ہی گری ہوئی حرکت ہے اور اخلاقِ حسنہ کے خلاف ہے۔

(۲)

تہجد کی نماز قربِ ربّانی کا وسیلہ ہے

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیکم بقیام اللیل فانّہٗ داب الصالحین قبلکم وھو قربۃٌ لکم الی ربّکم ومکفرۃٌ للسیئات ومنھاۃٌ عن الاثم۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر نماز تہجد کی ادائیگی لازمی ہے کیونکہ یہ نماز تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت میں شامل تھی یہ نماز خدا تعالیٰ کے حضور تمہارے قرب کا باعث ہے۔ بدیوں کو ڈھانپنے والی ہے اور گناہوں سے روکنے والی ہے

تشریح:۔ تہجد کی نماز کے متعلق قرآن کریم اور احادیث میں بڑی تاکید آئی ہے۔ ایک مومن کو اپنے آرام اور سکون کی قربانی کر کے اس نماز کے لئے خاص اہتمام کرنا پڑتا ہے جبکہ دنیا آرام کر رہی ہوتی ہے اور مومن بندہ محض رضاءِ ربانی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور گریہ رقّت اور سوز اختیار کرتا ہے تہجد کی نماز میں انسان آزاد ہوتا ہے اس لئے کما حقہٗ وہ عبادت کر سکتا ہے اور اس وقت کی عبادت میں انسان کے اندر غیر معمولی روحانی تغیر ہوتا ہے جس کی طرف اس حدیث میں وضاحت کی گئی ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ تہجد کی نماز موجب دل کشائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا نے بھی اپنے فیضان عطا کرنے کا وقت رات ہی رکھا ہے۔ چنانچہ تہجد کا حکم رات کو ہے رات میں دوسری طرفوں سے فراغت اور کشمکش سے بے فکری ہوتی ہے۔ اچھی طرح دلجمعی سے کام ہو سکتا ہے۔ رات کو مردہ کی طرح پڑے رہنا اور سونے سے کیا حاصل"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۱۳۸)

(۳)

امیر شخص کا قرض کی ادائیگی سے ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مطل الغنی ظلمٌ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیر آدمی کا قرض کی ادائیگی سے ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

تشریح:۔ صاحب حیثیت اور ثروت کا کسی سے اپنے مفاد کے لئے قرض لینا کوئی عیب نہیں ہے یہ بالکل جائز ہے لیکن یہ امر نہایت ہی غیر مناسب ہے کہ اس کو وعدہ کے مطابق بروقت نہ صرف ادا نہ کیا جائے بلکہ وعدے کرتے چلے جانا اور قرض دینے والے کو ذہنی طور پر تنگ کرنا اس سے امیر آدمی خود ذلیل ہوتا ہے اور اس کے وقار کو صدمہ پہنچتا ہے۔ ایک محتاج آدمی کا عذر کسی حد تک قابلِ قبول ہو سکتا ہے مگر امیر آدمی کا عذر ہرگز قابلِ سماعت نہیں ہے۔ وعدہ کی پابندی اور قرض کی ادائیگی کا تقاضا ہے کہ صاحبِ توفیق آدمی کے پاس اگر نقد روپیہ نہ ہو تو وہ اپنی جائداد کو فروخت کر کے اس قرضہ کو فوراً ادا کرے کیونکہ اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔

(۴)

سورہ یٰسٓ کی تلاوت

عن معقل قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقرءوا سورۃ یٰسٓ علی موتاکم

(مسند احمد)

ترجمہ:۔ حضرت معقل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے وفات یافتہ اشخاص پر سورہ یٰسٓ پڑھا کرو۔

تشریح:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۃ یٰسٓ قلب القرآن یعنی قرآن پاک کا مرکزی نقطہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت میں ہستی باریتعالیٰ کو بیان کرتے ہوئے رسالتِ محمدیہ کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ رسوم اور بدعتوں سے نفرت کی تلقین کی گئی ہے۔ حیاتِ آخرت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ انسانی زندگی کے فلسفہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ محاسبہ نفس کے مضمون کو بیان کیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ کی مختلف نعمتوں کا ذکر ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ایک مومن اور متقی شخص کے لئے سلامتی کی بشارت دی گئی ہے۔

(مرتبہ: شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے اوقات

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے خواہشمند احباب مطلع رہیں کہ حضور نے ملاقات کے لئے حسبِ ذیل اوقات کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

دفتری ضروریات کے واسطے افسرانِ صیغہ جات کے لئے ½۱۰ بجے تک۔

دیگر انفرادی احباب کے لئے ملاقات کا وقت ۱۱ بجے تا ۱۲ بجے ہو گا۔

احباب کو چاہیئے کہ وہ ۱۱ بجے سے چند منٹ پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر اپنے اپنے نام اور غرض ملاقات نوٹ کرا دیں۔ نیز یہ کہ کم از کم کس قدر وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ ضروری سمجھتے ہیں۔ اور پھر جو وقت حضور ان کے لئے منظور فرمائیں اس کی پابندی فرمائیں۔

جو احباب ۱۱ بجے تک نہ پہنچ سکیں انہیں چاہیئے کہ اس دن ملاقات کے لئے زور نہ دیں۔ اگلے دن کا انتظار فرمائیں۔ تاکہ حضور کے منظور کردہ وقت کے اندر ملاقاتیں ختم ہو سکیں۔

مستورات کے لئے جمعہ اور اتوار کے دن ½۲ بجے کا وقت مقرر ہے۔ اس میں مستورات اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ اتوار کے دن صرف باہر سے آنے والی مستورات کو وقت دیا گیا ہے اتوار کے دن ربوہ کی مستورات ملاقات کی کوشش نہ فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

دار الافتاء

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال:۔ ایک لڑکی کا رخصتانہ چند دن کے اندر ہونے والا تھا لیکن اچانک اسکے ایک قریبی رشتہ دار کی وفات ہو گئی اسکے رخصتانہ کیلئے از روئے شریعت کتنے دن انتظار کرنا چاہیئے۔

جواب:۔ خاوند کی وفات پر عورت چار ماہ دس دن سوگ یعنی عدت کی حالت میں رہتی ہے اسکے علاوہ دوسرے عزیز رشتہ دار کسی قریبی عزیز کی وفات پر تین دن کی ماتمی حالت جاری رکھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد زندگی کا ہر کام حسبِ معمول ہونا چاہیئے۔ شریعت نہ صرف اسکی اجازت دیتی ہے بلکہ اسے مستحسن قرار دیتی ہے یہی ہدایت رخصتانہ کے بارہ میں بھی ہے۔ کسی عزیز کی وفات کے تیسرے دن کے بعد کوئی سا دن اسکے لئے مقرر کیا جا سکتا ہے۔ اس میں شرعاً کوئی روک نہیں۔ (ناظم افتاء)

احمدیہ مسلم مشن گیمبیا (مغربی افریقہ) کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

• ملاقاتیں • خطباتِ عید • ریڈیو پر پیغام • عربی و انگریزی و فرانسیسی لٹریچر کی وسیع اشاعت • علاقہ سینیگال و مالی میں احمدیت کا نفوذ

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملوی انچارج گیمبیا مشن)

گیمبیا اور اس کے شمال و جنوب میں علاقہ سینیگال اور مشرق بعید علاقہ مالی کے جن لوگوں کو بذریعہ لٹریچر اور زبانی گفتگو اور خط و کتابت تبلیغ کی گئی اور بفضلہ تعالیٰ پھر وہ داخلِ سلسلہ ہو کر اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں اُن میں سے چند کا ذکر درج ذیل کیا جاتا ہے:-

(۱) علاقہ مالی کے دارالحکومت سے دو نوجوان گیمبیا میں اپنی کسی ضرورت سے آئے۔ ایک صاحب عبدالرحمان نامی یہاں کے وزیر زراعت کے مہمان ہوئے اور ان کے ذریعہ احمدیہ مشن کی اطلاع پا کر ملنے آئے۔ دو ماہ تک کتب کا مطالعہ کرنے روزانہ آتے رہے۔ سوالات پوچھتے رہے۔ بعض راتیں احمدیہ مشن میں گزار کر تہجد میں بھی شامل ہوتے رہے بفضلہ تعالیٰ بیعتِ سلسلہ سے مشرف ہوئے اب چندہ دیتے اور جمعہ میں شامل ہوتے ہیں احباب کی خواہش ہے کہ ان کو غانا کے احمدیہ تبلیغی سکول میں بھیج دیا جاوے وہاں مزید تعلیم حاصل کر کے اپنے ملک میں جا کر لوکل مبلغ کا کام کریں گے۔ عربی اور فرانسیسی خوب جانتے ہیں لوکل زبان مینڈ نگو بھی جانتے ہیں۔

(۲) علاقہ سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار سے تین اہلِ علم آئے۔ ایک محمد الامین لوح نہایت متین۔ ذی علم۔ عربی میں اتنی دسترس کہ گورنمنٹ ان کو مصر بھیج کر عربی کی تعلیم ڈیکار میں جاری کرنے کا پروگرام بنا چکی تھی مگر انہوں نے اسے پسند نہ کیا۔ احمدیت کا علم پا کر سینیگال سے آئے۔ قریباً ۲۰ دن رہ کر احمدیت قبول کر کے اور مسائل کو سمجھ کر واپس گئے۔ اب وہاں پر تبلیغی کام کر رہے ہیں۔ خط و کتابت برابر جاری ہے قریباً یکصد کتابیں عربی فرانسیسی کی لے کر گئے ہیں۔

دو اور دوست آئے دونوں ہی عربی مدرسہ کے طالب علم ہیں۔ چند دن رہ کر بیعت کی اور واپس گئے۔ کچھ کتابیں ساتھ لے گئے۔ وہاں جا کر اپنے عربی کے استاد کو تبلیغ کی اور کتابیں دیں وہ صاحب وہاں پر دینی انجمن کے روح رواں بھی ہیں ڈاکار سے باہر تنظیمی کارروائیوں کی دیکھ بھال بھی اُن کے ذمہ ہے وہ بھی احمدی ہو چکے ہیں اور امروز فردا میں ملاقات کی خاطر آنے والے ہیں۔

ڈکار سے چند میل دور ایک گاؤں امبور نامی سے سید عبدالرحمان صاحب آئے وہ بھی وہاں تعلیم کا کام کرتے ہیں۔ یہ فلسفیانہ دماغ کے ہیں کافی تگ و دو کے بعد احمدی ہوئے اب وہاں تبلیغی کام کر رہے ہیں۔ خط و کتابت جاری ہے۔

سینیگال کے علاقہ جنوب کے شہر بنکلنگ سے ایک معلم الصبیان دوست نے پہلے ایک اور ساتھی کو بھیجا۔ پھر خود آئے۔ احمدیت قبول کی انہیں چند دن لوکل مشنری کے ساتھ رکھا اب وہ وہاں پر تبلیغی کام کر رہے ہیں۔ چند لوگوں کی بیعتیں ہوئی ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

گیمبیا میں بلاسٹ سے پونے دو سو میل دور مشرق میں جورج ٹاؤن شہر ۴×۳ میل کے ایک جزیرہ میں واقع ہے وہاں پر قریباً چالیس افراد کی نئی جماعت قائم ہوئی ہے وہاں کے چیف صاحب بڑے متین اور مخلص دوست ہیں جب باتھرسٹ شہر میں سکول۔ احمدیہ مشن اور مسجد کے لئے زمین ملنے میں کچھ وقت ہوئی تو فی الفور کہا:۔

"میں یہاں جورج ٹاؤن
میں مفت زمین دیتا ہوں
یہاں اسکینڈری سکول
جاری کریں۔ مشرق بعید
تک کے مسلمانوں کو فائدہ
ہوگا۔ اردگرد چند اسکول
کے ہیڈ ماسٹر بھی احمدی
ہیں وہ بھی طلبہ کو بھیجیں گے۔"

پھر ان کی تبلیغ سے شمالی علاقے کے ضلع کے چیف صاحب بھی احمدی ہو گئے وہاں لبنانی گھرانہ کے تین افراد نے بھی بیعت کر لی تو ان کی والدہ نے جو باتھرسٹ میں تجارت کرتی ہے اپنے بڑے بیٹے کی پابندی نماز کو دیکھ کر کہا کہ

"احمدیت خواہ کیسی ہو میں یہ احسان نہ بھولوں گی کہ میرا بیٹا جو نماز کے قریب نہ جاتا تھا اب نمازی ہو گیا ہے۔"

مناظرہ

جورج ٹاؤن سے سات آٹھ میل دور گاؤں سے ایک بڑے معلم و پیر صاحب میرے ساتھ گفتگو کرنے آئے تفسیر خازن حصن حصین وغیرہ کتابیں لائے۔ تین گھنٹہ تک ایک ترجمان کے ذریعہ گفتگو ہوتی رہی صرف سوالات ہی کرتے رہے اور "ہاں" یا "نہ" میں جواب چاہتے رہے تفصیل نہ سننا چاہتے تھے۔ ایک سَو کے قریب تو جورج ٹاؤن کے لوگ تھے ۵۰ کے قریب اُن کے ساتھ گاؤں سے آئے تھے۔

دوسرا مرکزِ جماعت صرفینی اور مسجد کا قیام

اسی راستہ پر باتھرسٹ سے ۱۰۰ میل دور "گیمبیا کراس" سڑک پر صرفینی گاؤں میں ۱۴-۱۵ افراد کی ایک جماعت قائم ہو چکی ہے۔ وہاں پر ہماری گیمبیا جماعت کے پریذیڈنٹ الحاج ایف۔ ایم سنگھاٹے کاروبار کرتے تھے۔ اُن کا ارادہ تھا کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تشریف آوری پر مسجد کی بنیادی اینٹ ان سے رکھوائی جائے مگر صاحبزادہ صاحب بوجہ اچانک بیمار ہو جانے کے تشریف نہ لا سکے۔ اب ۷ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو اس کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ یہ مسجد گیمبیا میں دوسری مسجد ہے جو اسلام کی اشاعت و تبلیغ و تعلیم و تربیت کا کام دے رہی ہے الحمد للہ۔ پچھلے دنوں اس جماعت کے امام الصلوٰۃ میرے پاس چند دن رہ کر مسائل سیکھتے رہے۔

تیسری بڑی جماعت جو چند ماہ سے قائم ہوئی ہے وہ صرفینی گاؤں سے مغرب ۳۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ سالے کینیا گاؤں کی جماعت ہے۔ یہاں کے دو نوجوان اگست ۱۹۶۴ء اور اکتوبر ۶۴ء میں احمدی ہوئے تھے پھر ایک مخلص نوجوان نوحا ٹورے مئی ۱۹۶۵ء میں احمدی ہوئے اُن کو تبلیغ کا اتنا شوق ہے کہ اگست۔ ستمبر اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر ۵ ماہ میں ان کی کوشش اور لوکل مشنری کی تبلیغ سے وہاں پر احمدیوں کی تعداد ۱۰۰ سے زائد ہو گئی۔ اللّٰھم زد فزد۔ اس گاؤں کے چیف کالڈ کا لوکل سیلف گورنمنٹ کا وزیر ہے وہاں پر شدید مخالفت اب بھی جاری ہے۔ مگر احمدیوں کی تعداد میں اضافہ کا باعث ہو رہی ہے۔ یہاں کے ایک غیر احمدی معزز شخص نے ایک بڑا کمرہ احمدیوں کو مستقل طور پر دے دیا ہے۔ یہ کمرہ اب مسجد اور مدرسہ کا کام دے رہا ہے۔

ایک مخلص نوجوان نے بچوں کو یسرنا القرآن پڑھانے۔ بڑوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا بیڑا اُٹھا لیا ہے۔ یہ معلم اس قدر پختہ ایمان کا ہے کہ اس کے استاد "بکاؤ" گاؤں کے امام نے جس سے جب دریافت کیا کہ تم بھی احمدی ہو گئے؟ تو بڑے وثوق و اطمینان سے کہا کہ "احمدیت بالکل سچی ہے میں کبھی احمدی نہ تھا آج احمدیت کی سخت ضرورت تھی کیونکہ مسلمان حقیقی اسلام سے دور جا چکے ہیں۔"

فلاڈلفیا (امریکہ) کی ایک لیڈی امریکن سفارت خانہ ڈکار (سینیگال) سے یہاں باتھرسٹ آ کر احمدیہ مشن ہاؤس آئی۔ ناشتہ و چائے سے تواضع کی گئی دو قرآن مجید مترجم خریدے میرے دریافت کرنے پر کہ آپ کس مذہب سے تعلق رکھتی ہیں؟ جواباً کہا "پیدائش تو عیسائیوں کے گھر ہوئی مگر میں عیسائی نہیں ہونا چاہتی۔ اسلام کی طرف رغبت ہے۔" میں نے چند کتابیں تحفہ کے طور پر بھی پیش کیں۔ ان کو عربی زبان سیکھنے کا بڑا شوق ہے۔

نیڈوم کالج کے مسلمان طلبہ نے تقریر کی دعوت دی۔ تراویح سے فارغ ہو کر مع تین اور دوستوں کے وہاں پہنچے۔ تقریریں کیں پھر سوال و جواب شروع ہوئے تین بجے تک قرآن شریف کے فضائل ہی بیان ہوتے رہے کیونکہ ہر سوال کے جواب میں قرآن کریم کی کسی آیت سے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد سے جواب دیا جاتا رہا۔ عیدالفطر کی نماز میں علاوہ دوسرے کئی غیر احمدی احباب کے اس کالج کے طلبہ بھی آئے اور اسکے بعد ان کا آنا اور زیادہ ہو گیا۔ چند ایک نے مزید کتابیں احمدیت کے مطالعہ کیلئے حاصل کیں۔

عیدالفطر سے قبل ریڈیو والوں نے پیغام عید ریکارڈ کرنے کے لئے دعوت دی۔ وہ پیغام عربی اور انگریزی میں تیار کرکے ریکارڈ کرائے جن کو عید کے دن ساڑھے آٹھ بجے رات اور اسکے بعد بھی کئی دفعہ براڈکاسٹ کیا گیا۔ ملک کے تمام حصوں سے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے خطوط آئے اور خوشی کا اظہار کیا کہ ہم نے قبل ازیں ایسے پیغامات نہیں سنے تھے۔

تعلیم و تربیت خاکسار ہاتھر شہر میں مقیم ہے ہر روز مغرب سے قبل ہی احمدیہ مشن ہاؤس میں احباب آجاتے ہیں۔ زائرین کو جو انگریزی اور عربی نہیں جانتے۔ یہی وقت دیا جاتا ہے تاکہ ملکی زبان میں ان کو افہام و تفہیم ہو سکے۔ بعد از نماز مغرب احدیث کا درس دیتا ہوں۔ اسکے بعد اکثر طور پر باہر سے آنے والے زائرین اور بعض اوقات اپنے ممبران سے ہی مذہبی مسائل کے متعلق گفتگو ایک گھنٹہ جاری رہتی ہے۔ اپنے احباب کاغذ پنسل لے کر حوالہ تحریر کرتے جاتے ہیں۔ پھر عشاء کی نماز ہوتی ہے۔ رمضان کے دنوں میں روزانہ درس قرآن ہوتا رہا اور قرآن کریم کے الفاظ اور مضامین کے لحاظ سے دوسرے حصوں سے سوالجات لکھائے جاتے رہے۔ علاوہ ازیں خطبات جمعہ خطبات نکاح میں مسائل بیان کرکے تعلیم و تربیت کی جاتی ہے۔ بچوں کے عقیقوں کے موقعہ پر اور اسکے علاوہ انفرادی طور پر بعض اوقات دفاتر میں جاکر اور اکثر اوقات گھروں میں جاکر تیمارداری کے علاوہ ملاقات کرکے مالی قربانیوں کی تحریک کی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا بڑا ہی فضل و کرم ہے کہ یہ مشن باوجود بالکل ابتدائی حالت میں ہونے کے اور کئی قسم کی مشکلات کے پھر بھی مالی قربانیوں میں احباب ترقی کر رہے ہیں۔ پہلے کی نسبت اب بعض احباب نے دوگنا اور بعض نے تین گنا چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ اور مختلف مدات زکوٰۃ صدقۃ الفطر۔ عام چندہ۔ احمدیہ بکڈپو کا مجموعی چندہ اب چار صد پونڈ تک ہو گیا ہے۔ اللھم زد فزد۔

تحریک جدید کے چندوں میں بھی بعض نے تین گنا بعض نے چار گنا ادا کر دیا ہے الحمدللہ۔ جس کے نتیجے میں احباب کو اپنے اپنے محکمے اور کام کاج میں بھی ترقی ہو رہی ہے۔ اور اعزاز بڑھ رہا ہے تہجد اور مبشر خوابوں سے بھی ان کا ایمان بڑھ رہا ہے۔

اشاعت لٹریچر مشرقی افریقہ کا اخبار (۲۰ عدد پرچے) ملا یشش کا اخبار ایکٹو دس پرچے برابر آرہا ہے۔ اور مفت اشاعت ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں۔ عربی انگریزی۔ فرانسیسی کتابوں اور پمفلٹوں کی ایک ہزار سے زائد مفت اشاعت کی گئی فرانسیسی کتب کم ہو گئی تھیں۔ سو پچھلے دنوں جب میں مرکزی ہدایت کے مطابق سیرالیون گیا۔ تو فری ٹاؤن اور بو سے کافی تعداد میں ایسی کتابیں لے کر آیا ریویو اور مسلم ہیرلڈ کے بھی ۲۷ پرچے آتے ہیں۔

وزیر اعظم سے ملاقات

الحاج ایف ایم سنگھاٹے پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گیمبیا کے [illegible] گورنر جنرل کا چارج لینے کے دو دن بعد وزیر اعظم صاحب کے مکان پر لوکل مبلغ مولوی ابراہیم عبدالقادر کو ساتھ لے کر ملاقات کی غرض سے گیا۔ قرآن کریم مترجم کے علاوہ سات کتب پیش کیں۔ ہمارے الحاج سنگھاٹے صاحب کی بار بار کی تحریک کے نتیجے میں وزیر اعظم صاحب نے ۷ مئی ۱۹۶۵ء کو اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا تھا۔ اسکے بعد سے وہ برابر ان کو لٹریچر دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا شرح صدر کر دے۔ آمین

یہاں ملک بھر میں تین لاکھ مسلمان اور صرف ۱۵ ہزار دوسرے عیسائی و بت پرست لوگ آباد ہیں۔ ان مسلمانوں میں دوسرے مغربی افریقہ کے مسلمانوں سے زیادہ بیداری ہے۔ اس لئے اگر مخالفت شدید ہے تو ساتھ ہی تھوڑے سے غور پر ہی جلدی سمجھ بھی جاتے ہیں اور احمدیت کو قبول کر لیتے ہیں۔ عربی سیکھنے۔ بچوں کو قرآن پڑھانے۔ خود قرآن پڑھنے کی بڑی خواہش ہے۔ نوجوان طبقہ میرے پاس بار بار آکر اور اپنے سوالوں کے جوابات میں ہر روز قرآنی حوالہ اور بخاری و مسلم کے حوالجات سے اتنا متاثر ہوا ہے کہ اپنے مولویوں سے بات بات پر حوالجات طلب کرتا ہے اور جواب نہ پاکر مایوس لوٹتے وقت یہ نوجوان میرے پاس آکر اور حوالجات دیکھ کر تسلی پاتے ہیں اب ہمارا نوجوان طبقہ برابر حوالجات نوٹ کرکے اپنے پاس رکھتا ہے اور گفتگو میں دوسروں کو خاموش کراتا ہے بالآخر احباب کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ ملک میں لائے احمدیت کے اونچا ہونے کی دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ مشکلات کو دور کرے اور ہمیں اسکول کھولنے وہاں مبلغ منگوانے اور لٹریچر کی وسیع اشاعت کی توفیق عطا فرماوے تا یہ ملک سارا ہی جلد از جلد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرے۔ آمین

جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ تربیتی جلسہ ۸، ۹ اپریل کو مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب۔ مکرم مولوی محمد حسین صاحب اور گوجرانوالہ سے مکرم مولوی عبدالمجید صاحب تشریف لائے۔ ان کے علاوہ کئی دوسری جماعتوں کے احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔ بعض غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

پہلا اجلاس

جمعہ کی نماز کے بعد ۳ بجے زیر صدارت مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم شروع ہوا جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد یوسف صاحب نے کی اس کے بعد مکرم عبدالمنان صاحب جاہد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم چوہدری بدرالدین صاحب نے تقریر فرمائی بعدہ مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے سورہ جمعہ کی تفسیر بیان فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم نے تقریر فرمائی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت بیان فرمائی اور جماعت احمدیہ کے افراد کی حیثیت سے جو ہم پر ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں اُن کو کما حقہٗ ادا کرنے کی تلقین کی ۶ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

یہ اجلاس اُسی روز رات کے آٹھ بجے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرنے کے بعد مکرم مولوی محمد حسین صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عبدالستار صاحب نے کی اس کے بعد مکرم عبدالعزیز صاحب شاد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم عبدالمجید صاحب نے تقریر فرمائی۔ ان کے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر فرمائی۔ یہ اجلاس رات کے ساڑھے دس بجے اختتام پذیر ہوا اس میں پہلے اجلاس کی نسبت غیر از جماعت احباب نے کثرت سے شمولیت کی

تیسرا اجلاس

یہ اجلاس ۹ اپریل کو صبح آٹھ بجے شروع ہو کر ساڑھے بارہ بجے ختم ہوا اس اجلاس کی صدارت مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو کہ مکرم حافظ محمد یوسف صاحب نے کی بعدہٗ عبدالرؤف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالمجید صاحب منیب نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم محمد اکرم صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعدہٗ مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے تقریر فرمائی کہ ابتدائے آفرینش سے نظام آسمانی کی مخالفت کی جاتی رہی ہے اور باوجود نامساعد حالات اور دشواریوں کے مامورین اور ان کی جماعتیں ہی کامیاب ہوتی رہی ہیں۔ ان کے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر فرمائی آپ نے اپنے مختلف تبلیغی ایمان افزا واقعات سنائے۔ آخر میں مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم نے صدارتی تقریر فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی کامیابی کے واقعات سنائے اور ثابت کیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہی کاسر صلیب تھے۔ اس ضمن میں آپ نے بعض ایمان افروز تبلیغی واقعات سنائے۔ اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس کو کامیاب بنانے میں مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کے ساتھ انصار، خدام اطفال اور لجنات نے ہر طرح سے تعاون کیا۔ اسی طرح معلم وقف جدید مکرم ملک رشید احمد صاحب طیب نے بھی ہر لحاظ سے معاونت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا امتحان

لجنہ اماءاللہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ اس امتحان کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ لجنات نوٹ فرمالیں اور تیاری شروع کر دیں۔

۱۔ قرآن کریم چھٹا پارہ مع ترجمہ
۲۔ تجلیات الٰہیہ مکمل

نوٹ۔ کتاب مذکورہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ میں کافی تعداد میں موجود ہے۔ لجنات براہ راست منگوالیں۔ کتاب کی قیمت ۲۵ پیسے ہے۔ اور ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ (سیکرٹری تعلیم)

تعلیم الاسلام کالج یونین کی شاندار کامیابی

تعلیم الاسلام کالج یونین کے دو مقررین پرویز طارق متعلم سال سوم اور جاوید حسن متعلم سال چہارم نے اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور سے کل پاکستان بین الکلیاتی سالانہ اردو مباحثہ جو ۲۹ مارچ کو حبیبیہ ہال میں منعقد ہوا۔ ایک شاندار ٹرافی جیتی ہے۔ پرویز طارق نے اوّل انعام حاصل کیا اور جاوید حسن نے چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ محترم جناب سید امجد علی صاحب نے جو اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے ہیں۔ ٹرافی جیتنے پر دونوں مقررین کو اپنی جیب خاص سے مبلغ یکصد روپے بطور انعام عطا فرما دے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی کالج اور دونوں طالب علموں کے لئے بابرکت فرمائے۔

(شریف احمد چوہدری سیکرٹری کالج یونین)

آداب مجلس

اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ اس نے شعبہ زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ آداب مجلس کو اسلام نے خاص اہمیت دی ہے۔ اسلام میں مجلسی زندگی کی اوّلین تربیت گاہ مسجد ہے۔ اسلئے بلا عذر نماز باجماعت میں شریک نہ ہونے والا عتاب الٰہی کا مستوجب ہوتا ہے۔ مسجد میں اہل اسلام کو دیگر بے شمار فوائد کے علاوہ نشست و برخاست کی تربیت بھی حاصل ہوتی ہے۔ مسجد میں صاف بدن اور ستھرے لباس کے ساتھ جانے کا حکم ہے۔ مسجد میں پیاز لہسن کی طرح کی بدبودار چیز کھا کر جانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ ان کی بدبو سے ہم نشینوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ مسجد میں تھوکنا منع ہے۔ لغو۔ بے مقصد اور بیہودہ گفتگو کی اجازت نہیں۔ شور و شغب حرام ہے۔ سوائے ضروری گفتگو یا ذکر الٰہی کے خاموشی اور سکون کی فضا طاری ہونی چاہیئے۔

مسجد میں جو آدمی آکر جہاں بیٹھ جائے۔ وہی اس جگہ کا حقدار ہوتا ہے۔ سوائے اسکے کہ حفاظتی انتظام کے پیش نظر جگہ تبدیل کروانی پڑے۔ بعد میں آنے والے اصحاب درمیان میں خالی جگہ دیکھیں۔ تو وہاں جاکر بیٹھ سکتے ہیں ورنہ صفوں کے آخیر میں ہی جہاں ان کو جگہ ملتی ہے۔ وہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔

رستوں میں جم مت جاؤ۔ اگر مجبوری ہو تو کافی رستہ چھوڑ کر بیٹھو۔ کوئی آدمی کسی شخص کو مجلس سے اٹھا کر نہ بیٹھے دوسرا آدمی کے آنے پر کھل کر بیٹھو۔ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے۔ تو واپس پر اپنی جگہ کا حقدار ہوگا۔ بہتر یہ ہے۔ کہ جاتے وقت وہ شخص کوئی چیز بطور نشانی جگہ پر رکھ جائے۔ تاکہ کوئی اور اس جگہ پر نہ بیٹھ جائے۔

مجلس میں مت تھوکو۔ اگر مجبوری ہو تو کپڑے میں تھوکو۔ جمائی شیطانی فعل ہے جہاں تک ممکن ہو۔ اسے روکو۔ ورنہ منہ پر ہاتھ رکھ لو۔ تین آدمی ہوں۔ تو ان میں سے دو آدمی تیسرے سے الگ راز کی بات نہ کریں بامر مجبوری تیسرے آدمی سے اجازت حاصل کر لینی چاہیئے۔ مجلس میں جو اعتماد کی بات کہی جائے اسے افشا نہیں کرنا چاہیئے۔

بظاہر یہ تمام باتیں معمولی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان پر عمل کرنے سے انسانی زندگی میں ایک نمایاں تغیر واقع ہو سکتا ہے۔ نوجوانی کی عمر ایسی ہے۔ جس میں آسانی سے انسان اپنے آپ کو جس طرح چاہے ڈھال سکتا ہے۔ ایسی عمر میں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے آپ کو اسلامی ضابطہ حیات کے مطابق تبدیل کریں۔ اس صورت میں یہی چھوٹی چھوٹی باتیں نیکی بن جائیں گی۔

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحانات مجالس اطفال الاحمدیہ

۲۰ مئی بروز جمعہ اطفال کے مختلف معیاروں کا امتحان منعقد ہو رہا ہے۔ اسکے لئے عہدیداران مجالس اطفال الاحمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ابھی سے اطفال کے متعلقہ کورسز کی تیاری شروع کروا دیں تا وہ صحیح رنگ میں علم دین حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت باحسن طریق سرانجام دے سکیں۔ ان میں تمام اطفال کا شامل ہونا لازمی ہے۔

نیز مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے بھی جلد از جلد آگاہ فرمائیں تا بروقت ارسال کئے جا سکیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمارے تاجر حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجر حضرات کے متعلق فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہر شخص (تاجر) یہ عہد کرے کہ میں ہفتہ کے پہلے دن پہلا سودا خدا تعالیٰ کے نام پر کروں گا۔ تو ہر ہفتہ کا دن اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ دیکھوں آج خدا تعالیٰ کے سودے کے لئے دس روپے کا گاہک آتا ہے یا دو پیسے کا گاہک آتا ہے ..... اس کا فرض یہی ہے کہ وہ ہفتہ کے پہلے سودے کا منافعہ مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے دے دیا کرے۔"

(۲) "غرض یہ ایک اس قسم کا پُرلطف کام ہے کہ بجائے طبیعت پر بوجھ ہونے کے انسان کو اس میں لطف آتا ہے اور طبائع میں انشراح قائم رہتا ہے۔ کیونکہ یہ طریق ایسا ہے۔ جس میں چندہ کی کوئی مقدار معین نہیں اور پھر خدا تعالیٰ کے شکر کا بھی موقعہ نکلتا رہتا ہے۔ اب تو تاجر سارا دن بیٹھا رہتا ہے اور اسکے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف کوئی توجہ ہی پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن ہفتہ کے پہلے سودے کے لئے وہ ضرور سوچے گا کہ دیکھوں آج مجھے کیا ملتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے کتنا ثواب حاصل کرتا ہوں۔ اس طرح قدم بقدم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا جائے گا۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پاکستان آرڈیننس فیکٹریوں میں ضرورت

(۱) سپروائزرس (پادٹی کلچر) گریڈ ون ۔ ۱۵۰-۷-۲۰۰-۸-۲۲۰-۲۶۰ شرائط میٹرک معہ ڈپلومہ ایگریکلچر یا سہ سالہ تجربہ۔ عمر ۱۸ تا ۲۵۔

(۲) سپروائزرس (سینیٹیشن) گریڈ ون ۔ ۱۵۰-۷-۲۲۰-۸-۲۶۰ میٹرک معہ ڈپلومہ اے جی ان دسہ سالہ تجربہ ۔ عمر ۱۸ تا ۲۵

(۳) اپر ڈویژن کلارکس ۔ ۱۳۵-۷-۱۷۰-۱۰-۲۷۰-۲۰-۱۵۰-۲۱۵۔ شرائط گریجوایٹ ۔ عمر ۱۸ تا ۲۵۔

(۴) لوئر ڈویژن کلارکس ۔ ۱۱۰-۵-۱۵۰-۶-۱۸۰ ۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۱۸ تا ۲۵۔

(۵) گوڈاؤن کیپرس ۔ ۱۱۰-۵-۱۵۰-۶-۱۸۰ ۔ میٹرک ۔ عمر ۱۸ تا ۲۵۔

(۶) جونیئر ڈرافٹسمین (مکینیکل) ۱۲۵-۵-۱۵۰-۷-۲۲۰۔ میٹرک معہ ڈپلومہ۔ ایک سالہ تجربہ ۔ عمر ۱۸ تا ۲۵

درخواستیں معہ پاسپورٹ سائز فوٹو و مصدقہ نقول سندات و پوسٹل آرڈر مالیتی ۵/ روپے ۳۰ اپریل ۶۶ء تک بنام چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر پی او ایف بورڈ۔ واہ کینٹ ۔ (پ-ٹ-۲۲/۱)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم محمود احمد لبرا۔ آجکل چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والہ ضلع لائلپور میں بوجہ ٹائیفائڈ بخار سخت بیمار ہے۔ والدین یہاں سندھ میں دور ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ عزیزم کی حالت دن بدن تشویشناک ہوتی جارہی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔

(نشاد احمد لبرا بی۔ اے۔ ٹیچر)

۲۔ برادرم مبارک احمد صاحب کے صاحبزادے عزیزم ناصر احمد صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(رشید احمد [illegible])

ضروری اعلان کے لئے روزنامہ الفضل میں اعلان نکاح یا اعلان ولادت کی اشاعت کے لئے مقررہ اجرت آنا اور مقامی امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے احباب نوٹ فرمائیں۔

(منیجر الفضل)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ ۱۵ کے اندر اندر معہ ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۴۲۷:۔ میں سید محی الدین احمد ولد سید نہال الدین احمد صاحب مرحوم قوم سادات پیشہ وکالت عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۲۳-۱۹۲۲ء ساکن رانچی ضلع رانچی (بہار) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد تیرہ ایکڑ زمین سملیہ میں ہے جس کی اندازاً قیمت دو ہزار ۶ صد روپے ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔

میری اس وقت ماہوار آمد اوسطاً ۲ ہزار روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد سید محی الدین احمد

گواہ شد۔ سید تحسین احمد ابن سید محی الدین احمد "آشیانہ" ڈاکٹر فتح اللہ روڈ رانچی۔

گواہ شد۔ سید بدر الدین احمد عفی عنہ ابن حضرت مولوی سید اختر الدین، معلم وقف جدید رانچی۔

گواہ شد۔ محمد ایوب ولد مولوی اختر علی صاحب "نشیمن" مورابادی رانچی بہار۔ ۱۸/۲/۶۶

وصیت نمبر ۱۳۴۶۲:۔ میں شریفہ بی بی زوجہ ہزاری خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈپل ڈاک خانہ نگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد صرف پانچصد ۲۵ روپے مہر بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ شریفہ بی بی

گواہ شد۔ ہزاری خان خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ محسن خان احمدی مبلغ سکنہ کرڈپل ڈاک خانہ نگریا ضلع کٹک۔ اڑیسہ۔

وصیت نمبر ۱۳۵۰۴:۔ میں زین اسماء بی بی زوجہ ابو حسن صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلاکور ڈاک خانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مہر تین سو روپے بذمہ خاوند۔ زیور کانٹے نصف تولہ۔ قیمت -/۵۰ روپے چین طلائی ایک تولہ۔ قیمت -/۱۰۰ روپے۔

میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے اور نہ کوئی آمد ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ زین اسماء بی بی موصیہ۔

گواہ شد۔ زین ابراہیم ولد وی محمد کنجی صاحب، ساکن کنانور ۱۹/۱۱/۶۴

گواہ شد۔ ابن عبد الرحیم صاحب ولد اے حمزہ صاحب برادر موصیہ ایڈیٹر رسالہ ستیادوتن کنانور۔

وصیت نمبر ۱۳۵۹۳:۔ میں سید محمود علی ولد سید میر صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کرنول ڈاک خانہ خاص ضلع کرنول صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں اس وقت کمیشن کا کام کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار -/۱۰۰ روپیہ آمد ہو جاتی ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ سید محمود علی۔

گواہ شد:۔ سیٹھ محمود احمد ولد سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ آندھرا۔

گواہ شد:۔ سیٹھ محمد معین الدین ولد سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ آندھرا

وصیت نمبر ۱۳۶۱۹:۔ میں مبارک احمد ولد سید احمد قوم مسلم پیشہ پروفیسر عمر تخمیناً ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ستان کولم ڈاک خانہ خاص ضلع تنا ڈولی صوبہ مدراس۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ الف مکان ۵ ۲/۵ بمقام ستان کولم (فی الحال یہ متروکہ جائداد قرار دی گئی ہے اس کی بحالی کے لئے اپنی طرف سے مقدمہ دائر کیا گیا) جس کی قیمت تخمیناً دس سے چودہ ہزار روپیہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے بعد اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۴۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کے مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ مبارک احمد۔ آئل ملز کمپاؤنڈ یوگی باغ سری نگر۔ کشمیر۔

(MOBARAK AHMAD OIL MILLS COMPAUND YOGI BAGH SRINAGAR (KASHMIR)

گواہ شد:۔ غلام نبی احمدی ساکن سنگی لوپرہ سری نگر (ٹیلر ماسٹر) کشمیر۔

گواہ شد:۔ سید محمد شاہ سیفی احمدی ساکن قصبہ بیج بہاڑہ کشمیر۔

ولادت

میری لڑکی الفت سلطانہ کا نکاح ملک عبد الماجد صاحب ابن ملک عبد الحفیظ صاحب، کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے مورخہ ۷ راپریل ۱۹۶۶ء کو بعد نماز عشاء بہ بیت فلاح حیدر آباد میں پڑھا۔ اس موقع پر احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی۔ اور پر اثر خطبہ نکاح سے بہت متاثر ہوئے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے

(جلال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بربن)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض
ہے کہ وہ اخبار الفضل مستقل خود خرید کر پڑھے
اور
اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے
(مینیجر)

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ انسان کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے

وہ ہر پکارنے والے کی پکار کو سُنتا اور جواب دیتا ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے۔ اے میرے رسول! جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں اور پوچھیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے جیسے عاشق پوچھتا پھرتا ہے کہ میرا محبوب کہاں ہے۔ تو تُو انہیں کہہ دے کہ تم گھبراؤ نہیں، مَیں تو تمہارے بالکل قریب ہوں۔ یہاں عِبَادِیْ سے مراد عاشقانِ الٰہی ہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح عاشق ہر جگہ دوڑا پھرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا معشوق کہاں ہے۔ اسی طرح جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تُو انہیں کہہ دے کہ گھبراؤ نہیں میں تمہارے قریب ہی ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے عشاق کے دل کو توڑنا نہیں چاہتا۔

پھر فرماتا ہے۔ میرے قریب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ جب کوئی شخص کامل تڑپ اور سوز و گداز کے ساتھ مجھ سے دعا کرتا ہے تو مَیں اُس کی دعا کو قبول کر لیتا ہوں اور یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ مَیں قریب ہوں اگر میں بعید ہوتا تو میں اُس کی سجدے کی آہستہ آواز کو بھی کیسے سُن سکتا۔ اور اگر میں بعید ہوتا تو اسکی گوشۂ تنہائی میں بیٹھے ہوئے ہاتھ اُٹھا کر یا قیام کی صورت میں آہستہ آواز والی دُعا کیسے سُن لیتا۔ میرا اس دعا کو سُن لینا بتاتا ہے کہ مَیں اُس کے قریب ہوں۔

دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی پاس ہونا تو الگ رہا جو انسان کی رگ جان ہے۔ ہم اُس سے بھی زیادہ قریب ہیں اس کے معنے یہ ہوئے کہ وہ پاس ہی نہیں بلکہ انسان کے اندر بیٹھا ہوا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ پاس بیٹھنے والا صرف وہ آواز سنتا ہے جو مونہہ سے کہی جائے اور جو اندر بیٹھا ہو وہ وہ بات سنتا ہے جو دل سے کہی جائے گویا خدا تعالیٰ نے لفظ قریب کی دوسری جگہ تشریح کر دی کہ قریب کا مفہوم یہ ہے کہ حبل الورید یعنی رگ جان سے بھی میں زیادہ قریب ہوں اور میں ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں۔ خواہ وہ زبان سے کی گئی ہو یا دل میں کوئی خواہش پیدا ہوئی ہو کیونکہ میرا اس سے تعلق ایسا قریب ہے کہ میں اس کے دل میں بیٹھا ہوا ہوں۔

بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے بڑے اضطراب سے دعائیں کی تھیں مگر وہ قبول نہیں ہوئیں۔ پھر یہ آیت کس طرح درست ثابت ہوئی۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ بے شک اَلدَّاعِ کے ایک معنے ہر پکارنے والے کے بھی ہیں۔ مگر اس کے ایک معنے ایسے پکارنے والے کے بھی ہیں جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور مراد یہ ہے کہ وہ بندے جو مجھے ملنے کے اضطراب میں اور سب کچھ بھول جاتے ہیں اور مجھ سے صرف میرا قرب اور وصال چاہتے ہیں۔ میں ان کی دُعا کو سنتا اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دیتا ہوں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فرمایا ہے یعنی وہ میرے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ اِس میں روٹی کا کہیں ذکر نہیں۔ نوکری کا کہیں ذکر نہیں بلکہ صرف عَنِّیْ فرمایا ہے۔ عَنِ الْخُبْزِ یا عَنِ الْوَظِیْفَۃِ نہیں فرمایا۔

پس جو شخص خدا تعالیٰ کا قرب مانگے اور وہ اُسے نہ ملے اُسے تو بے شک اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن دوسروں کے لئے اس میں کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۹۹)

(باقی)

تصحیح

آج کے اخبار کے صفحہ ۴ پر اعلان نکاح شائع ہوا ہے جس کا عنوان سہو کتابت سے ولادت لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

شاہ فیصل کا کراچی میں بے مثال اور والہانہ استقبال

ہوائی اڈہ اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھا، سڑکوں پر لاکھوں افراد کا ہجوم

کراچی ۲۰ اپریل۔ پاسبان کعبہ، جلالۃ الملک شاہ فیصل ابن عبدالعزیز سعود کل شام کراچی پہنچ گئے۔ کراچی کے لاکھوں مسلمانوں نے سعودی عرب کے فرمانروا، پاکستان کے مخلص دوست اور خادم حرمین شریفین کا ایسا پر جوش والہانہ اور عقیدتمندانہ استقبال کیا جس کی مثال پاکستان کی تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ شاہ فیصل کا طیارہ پاک فضائیہ کے جیٹ طیاروں کے جلو میں کراچی کے ہوائی اڈے پر پہنچا۔ جہاں شاہی مہمان کو اکیس توپوں کی سلامی دی گئی۔

لاکھوں افراد نے جو کئی گھنٹے قبل سے ہوائی اڈے پر جمع تھے اللہ اکبر، عالم اسلام کا اتحاد زندہ باد، مرحبا خادم کعبہ مرحبا۔ شاہ فیصل زندہ باد اور صدر ایوب زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے شاہ فیصل کا خیر مقدم کیا۔

صدر ایوب نے سب سے پہلے شاہ فیصل کا استقبال کیا۔ دونوں رہنماؤں نے انتہائی گرمجوشی سے معانقہ کیا۔ شاہ فیصل جونہی طیارے سے باہر آئے ہوائی اڈے پر موجود لاکھوں افراد نے اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے بلند کئے اور ان نعروں کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک شاہ فیصل کا جلوس ہوائی اڈے سے ایوان صدر کی طرف روانہ نہیں ہو گیا۔ صدر ایوب نے شاہ فیصل کا استقبال کرنے کے بعد انہیں وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو سے ملایا۔

بعد ازاں شاہ فیصل کو ایک ڈائس پر لے جایا گیا۔ فوجی بینڈ نے پاکستان اور سعودی عرب کے قومی ترانوں کی دھنیں بجائیں، پاکستان کی بری، بحری اور فضائی افواج کے دستوں نے شاہ کو سلامی دی اس کے بعد شاہ نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔

سلامی اور مارچ پاسٹ کی تقریبات کے بعد شاہ فیصل نے ہوائی اڈے پر موجود معززین سے ملاقات کی۔ ہوائی اڈے کی تقریبات کے بعد شاہ فیصل اور ان کے رفقاء کار کے ایک طویل جلوس کی شکل میں ایوان صدر روانہ ہوئے۔ شاہ فیصل کا جلوس جب ہوائی اڈہ سے شہر کی طرف روانہ ہوا تو عوام نے زبردست جوش و خروش کا مظاہرہ کیا شاہ کی سواری پر جگہ جگہ پھول برسائے گئے۔ ہوائی اڈے سے شہر کو جانیوالی سڑک پر تا حد نظر آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔

کلمہ طیبہ ہی مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد ہے

سرزمین پاک پر شاہ فیصل کا پہلا پیغام

کراچی ۲۰ اپریل۔ جلالۃ الملک شاہ فیصل نے اعلان کیا ہے کہ کلمہ طیبہ کی بدولت ہی ساری دنیا کے مسلمان متحد ہیں اور عالم اسلام کے اتحاد کے لئے کلمہ طیبہ ہی سب سے بڑی بنیاد ہے۔ وہ کل شام کراچی پہنچنے کے بعد ریڈیو پاکستان کو ایک پیغام دے رہے تھے۔

شاہ فیصل نے کہا کہ پاکستان کے عوام اسلام کے سچے سپاہی ثابت ہوئے ہیں اور وہ آئندہ بھی اسلامی اتحاد کے لئے کام کرتے رہیں گے۔ شاہ نے کہا کہ کراچی میں میرا جس طرح استقبال کیا گیا ہے میں اس سے بے حد متاثر ہوا ہوں سچی بات تو یہ ہے کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے میں خود کو پاکستان کا شہری سمجھتا ہوں۔ اور یہاں آ کر مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے میں سعودی عرب میں ہوں۔

شاہ نے اللہ سے دعا کی کہ وہ پاکستان کے عوام اور عالم اسلام کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شاہ نے صدر ایوب کی قیادت پر شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں صدر ایوب کے اسلامی جذبہ کی وجہ سے انہیں بے حد پسند کرتا ہوں۔

درخواستِ دعا

میری نانی جان جو صحابیہ ہیں کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ فالج سے ان کے دائیں بازو اور زبان پر فالج کا اثر ہے جس کی وجہ سے وہ بول بھی نہیں سکتیں۔ جماعت کے تمام بھائیوں اور بہنوں سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا عطا فرمائے اور صحت والی عمر دے آمین

(منیر ناصر ابن مبارک محمد عمر صاحب ربوہ)

(حبرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)